Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوموار | 10۔ اگست 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

خطبہ نمبر 26

CPL 61

213029

سوموار 10 اگست 1998ء 16 ربیع الثانی 1419 ہجری 10 ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 173

تمام انفرادی اور اجتماعی نظاموں کو بہتر بنانے کے لئے اہم ہدایات

جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے جو باریک باتوں پر نظر رکھتا ہے

ایک سرخ کتاب بنائیں جس میں تمام خرابیوں کو درج کیا جائے اور آئندہ ان کا ازالہ کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔ اگست 98ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 7۔ اگست 1988ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور قبل ازیں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں حضور ایدہ اللہ نے تمام ملکوں جماعتوں اور اداروں اور عام احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے پاس ایک سرخ کتاب رکھیں جس میں تمام غلطیوں کا اندراج کیا جائے اور اس کی روشنی میں آئندہ سے غلطیوں سے بچا جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات زبانوں انگریزی عربی بنگالی فرنچ جرمن بوسنین اور ترکی میں اس کا رواں ترجمہ نشر ہوتا رہا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حالیہ جلسے پر ہم نے جو اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات دیکھے وہاں پر ایک یہ کامیابی بھی حاصل ہوئی کہ ایک بہت اہم بھولی ہوئی بات یاد آ گئی جس کا نظام سلسلہ سے گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ یہ عجیب کتاب ہے جو نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو۔ حضرت صاحب نے فرمایا قادیان میں ایک روایت تھی مگر پھر بھلا دی گئی ایک سرخ کتاب رکھی جاتی تھی۔ جلسہ کے بعد تمام افسران مل کر بیٹھتے تھے اور جو جو خرابیاں اس سال پیدا ہوئی تھیں اور ان کا جو حل نکالا گیا وہ آنے والے منتظمین کی رہنمائی کے لئے درج کر دی جاتی تھیں۔ تاکہ آئندہ ان خرابیوں کا اعادہ نہ ہو سکے۔ حضرت صاحب نے تمام ملکوں جماعتوں اور اداروں کو ایسی کتاب رکھنے کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب تمام افسران، ان کے نائبین اور دیگر معاونین پڑھتے رہیں۔ تاکہ ہم اپنے نظام کو انتظامی کمزوریوں سے پاک کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں مواصلاتی نظام کی خرابیوں اور ان کی اصلاح کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں جہاں احمدی ہیں وہاں یہ کتاب رکھی جائے۔ مثلاً افریقہ میں بڑھتی ہوئی دعوت الی اللہ کے پیش نظر یہ کتاب ضروری ہے اس سے نئی جماعتوں کی تربیت کے متعلق بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے جلسہ کے نظام میں ایسی کمزوریوں کی طرف اشارہ فرمایا اور بتایا کہ اب اس سرخ کتاب میں ساری باتیں درج کر دی گئی ہیں۔ جماعت جرمنی کو حضور ایدہ اللہ نے یہ کتاب بنانے کی ہدایت فرمائی تاکہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو مزید بہتر کیا جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنے اپنے گھروں میں بھی یہ سرخ کتاب رکھیں اور آئے دن گھروں میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ذرا سی غفلت سے بچوں کو چوٹ لگ جاتی ہے اس کو رفع کیا جا سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ سے واپسی پر بیرون ملک جانے والوں کے لئے حادثات سے بچاؤ کے لئے حضور ایدہ اللہ نے خصوصی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا یہ سب باتیں قرآن کی تعلیم کے نتیجہ میں ہیں اگر ہم اس پر عمل کریں گے تو ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی قوم بن جائیں گے جس کے برابر دنیا کی کسی بڑی قوم کا عمل نہ ہو گا۔

حضور نے سیرالیون گنی بساؤ اور نائیجیریا کے بارے میں مشکلات اور پریشانیوں سے بچنے کے لئے تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں اور بتایا کہ نائیجیریا کے امیر آج کے اس خطبہ کو انگریزی میں ترجمہ کروا کے متعلقہ لوگوں تک پہنچائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کسی بھی ملک میں حالات کیسے بھی ہوں ہم نے لازماً آگے بڑھنا ہے۔ نئے علاقے فتح کرنے ہیں۔ دعوت الی اللہ کا کام ہر صورت جاری رکھنا ہے۔ کسی قیمت پر بھی نہ رکے۔ اب جبکہ ہم لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو پچاس لاکھ پر قدم روکنا نہیں۔ ہرگز بعید نہیں کہ یہ تعداد اگلی دفعہ ایک کروڑ ہو جائے۔ مجھے اس کی بھاری امید ہے۔ اور جب یہ ایک کروڑ حاصل ہو جائے تو اگلے سال دو کروڑ کو نہ بھولیں۔ اس کے لئے حکمت اور صبر سے منصوبے بنائیں اور خدا سے مدد چاہیں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے سنگین حالات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مجھے اس میں ادنیٰ سا بھی شک نہیں کہ تبدیل ہونے والے حالات کا آخری نتیجہ جماعت کے حق میں ہو گا۔ اللہ کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ زبردستی قوم کا رخ درستی کی طرف موڑ دے گا۔ اگر مجبوروں سے ظلم ختم ہو جائے تو اللہ ہماری دعاؤں سے پاکستان کو ہر بحران سے نکال لے گا۔ پھر ناممکن ہے کہ ہندوستان یا کوئی اور ملک آپ کو غرق آب کر سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے حالات کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا اپنے رہنماؤں کی فطرت کو جھنجھوڑیں اگر یہ جاگ گئے تو قوم جاگ جائے گی۔

بہترین امام

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ)

رات بھر دعا کرتے رہے

محترم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کی روایت ہے کہ چوہدری حاکم دین صاحب کی بیوی کو پہلے بچے کے وقت سخت تکلیف تھی۔ آپ رات گیارہ بجے حضرت امام جماعت الاول کے گھر گئے چوکیدار سے پوچھا کہ کیا میں حضرت صاحب کو اس وقت مل سکتا ہوں اس نے نفی میں جواب دیا لیکن اندرون خانہ حضرت صاحب نے آواز سن لی اور پوچھا کون ہے چوکیدار نے عرض کی کہ چوہدری حاکم دین ملازم بورڈنگ ہیں فرمایا آنے دو۔ آپ اندر چلے گئے اور زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا آپ اندر جا کر ایک کھجور لے آئے اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو دے کر فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد بچی پیدا ہو گئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ حضرت صاحب کو جگانا مناسب نہیں اس لئے سو رہے۔ صبح کی نداء کے وقت وہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا۔ کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہو گئی تھی آپ نے فرمایا کہ بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔

("رفقاء") احمد جلد 8 ص 71، 72 مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

اہل ربوہ اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

ربوہ میں مکان بنانے والوں کے لئے کچھ شرائط ہوں گی جنکی پابندی لازمی ہو گی۔ مثلاً ربوہ میں مکانات بنانے والوں اور دوکانیں کھولنے والوں کیلئے یہ بات لازمی ہو گی کہ وہ سال میں ایک ماہ خدمت دین کیلئے وقف کریں۔ جو شخص دینی خدمت کیلئے سال میں ایک ماہ وقت نہیں دے گا اسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔

(الفضل 13۔ جنوری 1993ء صفحہ 1)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 17- اکتوبر 1997ء بمطابق 17 اخاء 1376 ہجری شمسی بمقام کروئس ناخ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 239 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ وہ آیت ہے جس کے مضمون سے متعلق میں گزشتہ خطبے میں روشنی ڈال چکا ہوں اور میں نے عرض کیا تھا کہ یہ سلسلہ ابھی آگے چلے گا۔ (-) تمام نمازوں کی حفاظت کرو۔ یہ بنیادی حکم ہے (-) لیکن بیچ کی نماز کو بطور خاص یاد رکھو۔ یعنی حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے بنیادی فرضیت کے اعتبار سے تمام نمازوں کی حفاظت یکساں فرض ہے۔ مگر بطور خاص جس نماز کی طرف توجہ دینے کا ارشاد ہے وہ نماز وسطیٰ یا صلوٰۃ وسطیٰ جس کو کہتے ہیں، وہ درمیانی نماز جو کاموں میں گھری ہوئی ہو۔ اس پہلو سے کچھ باتیں میں آپ سے عرض کر چکا ہوں کچھ اور باتیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کے متعلق ایک عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اور یہ حدیث بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ سے لی گئی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

اس میں کچھ باتیں توجہ طلب اور تشریح طلب ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اگر گھر کی پڑھی جانے والی نمازیں مراد ہوتیں تو اس پر یہ مثال صادق نہیں آتی کہ جس کے گھر کے پاس ایک دائم نہر بہہ رہی ہو اور پانچ وقت وہ اس میں غوطے لگائے۔ اس سے میرے نزدیک اولین مراد یہ ہے کہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی گئی ہے۔ یعنی ایک ایسا شخص جس کے قریب ہی (بیت الذکر) موجود ہو وہاں پانچ وقت جا کر روحانی غوطہ زنی کر سکے اور بیت الذکر میں جا کر باجماعت نماز میں اپنے روحانی جسم کو خوب نہلائے دھلائے کیا ممکن ہے کہ ایسے شخص پر کوئی میل رہ جائے؟ اگر اس مثال کو نماز باجماعت پر ممتد نہ کریں تو پھر سقم یہ دکھائی دے گا کہ ہر گھر میں ساتھ کون سی نہر بہتی ہے۔ نہاتا تو وہ گھر کے اندر ہی ہے تو پھر یوں گھر میں سے نہر گزر رہی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ روایت بیان کرنے والے اسی روایت کے ایک حصے میں بعض لفظ بھول جاتے ہیں اور مضمون کا ایک حصہ ایک اور طرف اشارہ کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ ایک دوسری طرف اشارہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پہلا حصہ بالکل واضح ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں۔ اگر کسی کے گھر کے پاس نہر بہہ رہی ہو اور وہ گھر سے نکل کر اس نہر میں جائے، وہاں غوطہ زنی کرے تو ایسے شخص کو جو فرحت محسوس ہو سکتی ہے اور جس طرح اس کے جسم کے داغ دھل جائیں گے یہ بات ہمیشہ اسے تازہ دم رکھے گی اس کا جسم صاف ستھرا اور پاکیزہ رہے گا یہ اس روحانی حسن کی طرف اشارہ ہے جو بیت الذکر میں جا کر ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد جو یہ فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ مراد یہ تھی یا غالباً روایت کرنے والے سے چوک ہوئی یا رسول اللہ ﷺ نے یہ توقع رکھی کہ از خود لوگ سمجھ جائیں گے کہ اس سے کیا مراد ہے یہی مثال پانچ باجماعت نمازوں کی ہے۔ اگر لفظ 'باجماعت' اس میں داخل کر دیں یا داخل سمجھ لیں تو مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے مزید غور کیا تو مجھے معلوم یہ ہوا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا اور وہ اہم نمازیں جن میں عورتیں باجماعت شرکت کر سکتی تھیں مثلاً جمعہ کی نماز یا صبح کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ کی خواتین مبارکہ گھر میں بیٹھ کر باجماعت نماز نہیں پڑھا کرتی تھیں، مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھتی تھیں۔ جمعہ کے دوران بھی ایسا انتظام تھا کہ ان کے لئے الگ جگہ مقرر تھی جہاں وہ بے جھجک نماز پڑھ سکتی تھیں اور مردوں کی نظر چونکہ وہ پیچھے ہوتی تھیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں پڑ سکتی تھی، مرد اپنی توجہ سامنے رکھتے تھے عورتیں پیچھے بیٹھی ہوتی تھیں اور جب خواتین اس حصے سے باہر نکل جاتیں تب مرد واپس لوٹا کرتے تھے۔ تو پردے کے مختلف انتظامات ممکن ہیں۔ آج کل ہم (بیت الذکر) کے ایک حصے میں پردہ ڈال دیتے ہیں، ایک طرف مرد بیٹھ جاتے ہیں ایک طرف عورتیں۔ تو جو صورت بھی آپ اختیار کریں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں جو عملاً آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کی خواتین مبارکہ کی زندگی کا نقشہ تھا وہ یہی تھا کہ باجماعت نمازوں میں اپنے گھر کو مسجد نہیں بناتی تھیں بلکہ باجماعت نمازیں گھروں سے نکل کر ساتھ مسجد میں داخل ہوا کرتی تھیں اور ایسی روایتیں بکثرت ہیں کہ ان کے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ یہ مسلّمہ روایتیں ہیں۔ (-)

پس دو نمازیں خصوصیت سے اس موقع پر قابل توجہ ہیں ایک جمعہ کی نماز اور ایک صبح کی نماز۔ ان دونوں نمازوں میں عورتوں کو حق ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں، اپنی نسوانی حوائج کے پیش نظر وہ جو چاہیں طریق اختیار کریں ان سے پوچھا نہیں جا سکتا کہ فلاں نمازمیں کیوں نہیں آئیں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جن کو ان کا نفس اس بات پر ابھارے کہ باوجود اس کے کہ یہ نفلی کام ہے میں (بیت الذکر) میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کروں ان کے لئے انتظام ضروری ہے۔ پس یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ عورتوں کے لئے فرض نہیں ہے کہ وہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھیں، عورتوں پر فرض نہیں ہے کہ وہ صبح کی نماز باجماعت ادا کریں لیکن یہ ایک نفلی کام ہے جس میں ان کو از خود یہ خواہش پیدا ہو سکتی ہے کہ یہ نماز بہت اعلیٰ درجے کی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور اس پہلو سے ہمیں چاہئے کہ اس نمازمیں شامل ہوں۔

اس مضمون میں اور بھی حدیثوں پر تفحص کیا تو یہ بات مجھ پر کھل گئی اور اس کے پیش نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اپنے گھر کے ایک طریق کو اب بدل لیا ہے۔ بعض خواتین شاید حیران ہوں گی کہ میں نے کیوں ان کا گھر میں اوپر جمعہ کی نماز کے لئے آنا بند کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ رواج تھا کہ جمعہ کی نماز پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہمارے گھر میں اوپر ایک کمرے میں نماز میں شامل ہونے کا انتظام موجود تھا۔ میری بچیاں بھی اور بعض آنے والے مہمان بھی وہاں اکٹھے ہو کر میرے پیچھے باجماعت جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی یہ مسلسل دستور تھا کہ اگر کوئی چاہے تو پڑھ لے۔ اس حدیث پر غور کرنے کے نتیجے میں میں نے اس فیصلے کو بدل دیا ہے۔ یہ گھر ایسا ہے جس کے ساتھ نہر بہتی ہے یعنی نیچے باقاعدہ باجماعت نماز کا انتظام ہے اور دور دور سے خواتین آتی ہیں۔ تو جن کے گھر کے ساتھ بہتی ہو ان کا اولین فریضہ ہے کہ گھر چھوڑ کر نیچے اتریں اور باجماعت نماز میں اسی طرح حصہ لیں جیسے دوسری خواتین باجماعت نماز میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اب میں نے اس دستور کو بدل دیا ہے اور آنے والے مہمانوں کو جو پہلے یہاں آیا کرتے تھے ان سے درخواست کی ہے کہ بے شک ہمارے گھر تشریف لائیں مگر نماز پڑھنی ہو تو نیچے جائیں۔ میری بیٹیاں بھی نیچے اتریں گی اور سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں گی۔

اس میں ایک دوسری حکمت یہ پیش نظر ہے کہ اگر کسی جگہ باجماعت نماز کا انتظام ہے تو اہل خانہ کا یہ حق نہیں ہے کہ بعض کو اجازت دے اور بعضوں کو نہ اجازت دے۔ ایسی صورت میں وہ کمرہ یا وہ جگہ جو اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ اللہ کے لئے ایک عبادت گاہ کا مقام اختیار کر لیتی ہے۔ (تمام بیوت الذکر) اللہ کے لئے ہیں۔ پس اگر وہاں باجماعت نماز اس طرح ہو رہی ہے کہ گویا یہ (بیت الذکر) کے قائم مقام بن گئی تو پھر مجھے یا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ دروازے پر پہرے دار کھڑے ہوں اور کہیں کہ یہ (بیت الذکر) ایسی خاص خواتین کے لئے ہے وہی آ سکتی ہیں اور عام خواتین کو یہ حق نہیں اور اسی طرح مردوں کو نہ سہی بچوں کو حق نہیں کہ وہ یہاں آئیں اس لئے یہ سارا دستور غلط تھا اور نیک نیتی پر مبنی تھا مگر تفحص کے بعد جو بات نکلی وہ یہ نکلی جواب میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

پس اپنے گھروں میں اگر آپ نے باجماعت نماز کے لئے انتظام کرنا ہے' جیسا کہ میری ہدایت پر بہت سے جرمن گھروں میں یہ انتظام ہے' تو یاد رکھیں کہ پھر اس جگہ کو غیروں کے لئے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اندرونی نماز ہے تو وہ اور رنگ کی نماز ہے۔ ایک خاندانی نماز ہے جو آپ مل کر پڑھ سکتے ہیں لیکن اسے باجماعت نماز کا حقیقی قائم مقام قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک وہ جگہ سب کے لئے کھلی نہ ہو۔ پس اس پہلو سے احباب اس صورت حال کو پیش نظر رکھیں۔ جن گھروں میں بھی باجماعت نماز کا ان معنوں میں انتظام ہے کہ علاقے کے لوگوں کے لئے (بیت الذکر) دور ہے وہ وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں ان کو ہرگز کسی تفریق کا کوئی حق نہیں۔ پھر اس نماز پر جو بھی آئے گا اس کے لئے دروازہ کھلا رہنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ (بیت الذکر) کی قائم مقام نہیں بنائی جا رہی (بیت الذکر) نہ ہونے کی وجہ سے' گھریلو مجبوری کی وجہ سے خاندانی نماز ہے تو اسے جس طرح چاہیں ادا کریں مگر وہ (بیت الذکر) کی نماز کے قائم مقام نہیں ہو گی۔ پس یہ ایک وضاحت تھی جو میں اس ضمن میں کھل کر کرنا چاہتا تھا۔ اب اگر وہ لوگ جن کو (بیت الذکر) مہیا ہو یعنی اتنے فاصلے پر موجود ہو کہ وہ اس میں جا سکتے ہوں وہ اپنے بچوں کو بھی اس پر آمادہ کریں خود بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بہت اعلیٰ تربیت ہو گی۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ ہدایت ان پر اطلاق پائے گی کہ روزانہ پانچ وقت ان کے جسموں کے داغ دھلتے رہیں گے۔

اس وضاحت کے بعد اب میں چند اور باتیں اسی سلسلے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک تو ضمنی بات ہے کہ حافظوا علی الصلوات اب جو لکھا ہوا میرے سامنے ہے یہ بالکل صاف 'صَلوَات' ہی پڑھا جاتا ہے۔ گزشتہ جمعہ پر جو تحریر میرے سامنے تھی چونکہ دماغ مضمون میں اٹکا ہوا تھا اس لئے ایک معروف بات بھی ذہن سے اتر گئی کہ الصلوَات ہے نہ کہ صَلوٰۃ تو مجھے بعد میں لوگوں نے توجہ دلائی کہ آپ الصلوۃ پڑھتے رہے ہیں حالانکہ مجھے ویسے ہی یہ آیت یاد ہے لیکن اس وقت اس کاغذ کی وجہ سے جو میرے سامنے تھا جس میں "ت" مربوطہ تھی لمبی نہیں تھی۔ الصلوات 'ت مربوطہ سے بھی لکھی جاتی ہے یعنی یہ لفظ ۃ مربوطہ سے بھی لکھا جاتا ہے لیکن اگر لمبی 'ت' ہو تو فوراً ہمیں سمجھ آ جاتی ہے کہ اس کو صلوٰۃ نہیں صلوات پڑھنا ہے۔ وہاں چونکہ مربوطہ 'ۃ لکھی ہوئی تھی اور جو حرکات ہیں وہ واضح نہیں تھیں اس لئے از خود بے خیالی میں میرے منہ سے الصلوٰۃ ادا ہوتا رہا جس کا اس وقت مجھے پتہ نہیں چلا۔ بعد میں جیسا کہ جماعت بڑی ہوشیار ہے اور باریک باتوں پر نظر رکھتی ہے بعض لوگوں نے بڑے ادب سے مگر وضاحت کے ساتھ توجہ دلائی کہ قرآن کریم کی آیت آپ الصلوٰۃ پڑھ رہے تھے پہلے حصے میں' حالانکہ (الصلوات) پڑھنا چاہئے تھا یہ درست ہے اور اس وضاحت کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ پہلی کیسٹ میں جہاں جہاں بھی الصلوٰۃ پڑھا گیا ہے اس کو درست کر دیں اور اب جو میں نے صحیح پڑھا ہے یہ عبارت وہاں بیچ میں داخل کی جا سکتی ہے مگر ہمارے تاریخی ریکارڈ میں یہ تلاوت درست ہو جانی چاہئے اپنی نمازوں کی حفاظت کرو (والصلوٰۃ الوسطیٰ) مضمون بنتا ہی اس طرح ہے۔ اور بالخصوص مرکزی نماز کی کیونکہ سب نمازوں میں اسے ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

(اس موقعہ پر حضور انور نے لب تر کرنے کے لئے گرم پانی طلب فرمایا اور اس سلسلہ میں منتظمین کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صلوٰۃ وسطیٰ وہ مرکزی نماز ہے جس کی حفاظت کا بطور خاص ہمیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس نماز کی حفاظت کر لیں تو پھر ساری نمازوں کی حفاظت کر لیں گے۔ یہ نماز تمام دنیا میں اسی طرح اپنے وقت پر آتی ہے اور وقت پر آ کر گزر جاتی ہے اور نہ توجہ دینے والے غافل رہتے ہیں اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک نماز کی طرف بھی توجہ اگر صحیح نہ ہو تو کوئی نماز بھی خدا کے حضور مقبول نہیں ہوتی۔ پس اس پہلو سے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنی مرکزی نمازوں کی طرف توجہ کریں اور انہیں کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ لفظ "نمازوں کو کھڑا کرو" اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور اس پر میں پہلے بھی بار بار روشنی ڈال چکا ہوں کہ انسان نمازوں کو کھڑا کرتا ہے اس لئے کہ وہ گرنے کا رجحان رکھتی ہیں۔ یعنی ہر شخص جو اپنی نماز کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے بار بار اس کی توجہ پھرتی ہے اور مضمون سے ہٹتی ہے۔ جونہی وہ توجہ پھرتی ہے اور مرکزی مضمون سے ہٹتی ہے وہیں نماز گر جاتی ہے۔ جیسے بعض لوگ تیز ہواؤں میں اپنا کپڑا سنبھال کر چلتے ہیں۔ بعض بچیاں جو ملاقات پہ آتی ہیں' چھوٹی بچیوں کو ماں باپ نے سمجھایا ہوا ہے سر ڈھانپ کے رکھو اور ان کی اوڑھنی سر سے گرتی رہتی ہے وہ پھر اونچا کرتی رہتی ہیں تو یہ گرنا اسی قسم کا ہے۔ نماز جن آداب کے ساتھ پڑھنی چاہئے ان آداب میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور جونہی نماز اپنے محل اور مقام سے گری وہیں اس کا فائدہ ختم ہو گیا۔ اور نماز کا فائدہ یہ تھا کہ آپ کو کھڑا کرے۔ پس یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور بظاہر ایک اندرونی تضاد ہے مگر کوئی تضاد نہیں ہے۔ حقیقت میں اسی کی نماز اسے قائم کر سکتی ہے۔ اور قرآن کریم نے ان لوگوں کا ذکر جو خدا کے سچے مخلص عبادت گزار بندے ہوں' قائمون اور قوام کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ پہلے اپنی نمازوں کو کھڑا کرنا سیکھ لو پھر نمازیں تمہیں کھڑا کریں گی۔ یہ ایک بنیادی امر ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں آپ کی کوئی دائمی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ نمازوں کو کھڑا کرو ان معنوں میں کہ جب بھی توجہ اس سے ہٹ کر ادھر ادھر بکھرے پھر اسے سمیٹو' پھر واپس نماز کی طرف لاؤ اور یہ وہ جدوجہد ہے جس میں آپ کو بعض دفعہ ساری زندگی کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک دفعہ کی جدوجہد نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کی جدوجہد ہے اور یہی وہ مرکزی روحانی حقیقت ہے جس کو نقصان پہنچانے کے لئے شیطان اتنی کوشش کرتا ہے کہ خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نمازوں میں بھی آپ کی توجہ بکھیرنے کی کوشش کیا کرتا تھا" (۔) "یعنی محمد رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت کئی قسم کی شیطانی کوششیں ہوتی تھیں۔ آپ کو بعض دفعہ جسمانی تکلیفیں دی جاتی تھیں' بعض دفعہ شور ڈالا جاتا تھا یہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک کہ اونٹ کی اوجھڑیاں تک آپؐ کے اوپر پھینک دی گئیں تاکہ آپ کی توجہ ہٹ جائے اور بڑی عظیم جدوجہد کے ساتھ آپؐ نماز پر توجہ رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔

پس یہ وہ مسئلہ ہے جس کا آغاز عام انسان سے، جو خدا کی خاطر نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے، شروع ہو کر اسی عبد کی طرف وہاں تک چلتا ہے جو عبد کامل ہے جس نے سب سے اعلیٰ نمازوں کا حق ادا کیا۔ پس ان توجہ بکھیرنے والی چیزوں سے ان معنوں میں آپ بیزار نہ ہوں کہ یہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔ دراصل یہ مصیبت اس لئے گلے پڑی ہے کہ جتنا آپ اس کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں صحیح معنوں میں اس وقت آپ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پس جتنے اردگرد سے شور و غوغا کی آوازیں اٹھتی ہیں اور آپ کی نماز میں حائل ہوتی ہیں یہ آوازیں دراصل نفس کے ان تعلقات کی آوازیں ہیں جو دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اور غیروں کو سنائی نہیں دیتیں۔ گویا عبادت کرنے والا جانتا ہے کہ جب بھی وہ خدا کی طرف توجہ پھیرنی چاہے تو دنیا کے الجھاؤ اسے اپنی طرف بلاتے ہیں اور کھینچ لے جاتے ہیں۔ ہزار باتیں جن میں ان کو دلچسپی ہوتی ہے وہ نظر کے سامنے آ جاتی ہیں اور توجہ خدا کی طرف سے ہٹ کر ان کی طرف چلی جاتی ہے۔ ان سب جگہوں سے اکھیڑنا یعنی ان تعلقات کو اکھیڑنا جو مادی دنیا سے آپ کو وابستہ رکھ رہے ہیں یہ نماز کا کام ہے اگر آپ نماز کی حفاظت کی طرف توجہ کریں گے۔ جب آپ توجہ کریں گے اور ایک ایک کر کے ان تعلقات کو توڑ دیں گے اور جڑوں سے اکھیڑیں گے اور خدا کے لئے اپنے نفس کو خالص کرتے رہیں گے یہ کوشش ہے جس کوشش میں نماز آپ کو کھڑا کرتی ہے۔ یعنی یہ کوشش اپنی ذات میں آپ کو کھڑا کرنے کی کوشش ہے۔ پس ایک معنے میں آپ نمازوں کو کھڑا کرتے ہیں اور بعینہٖ اسی وقت یہ نمازیں آپ کو کھڑا کر رہی ہوتی ہیں۔ پس سننے میں یہ تضاد ہے یا بعض لوگوں کے دیکھنے میں یہ تضاد ہوگا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ نماز کو کھڑا کرنا یا نماز کا آپ کو کھڑا کرنا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

پس اس پہلو سے مستعد ہو جائیں۔ **اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں۔ ان کو سمجھائیں کہ نمازیں حکمت رکھتی ہیں اور یہ دوسرا پہلو ایسا ہے جو نماز کو کھڑا کرنے میں آپ کا بہت ممد ثابت ہوگا۔** اگر کسی چیز کی اہمیت واضح ہو جائے، اگر کسی چیز کے فوائد کا علم ہو تو از خود انسان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جایا کرتی ہے۔ جن لوگوں کی نمازیں زیادہ گرتی ہیں وہ درحقیقت زیادہ کم علم ہیں یعنی ان کو حقیقت میں نماز کے فوائد کا علم نہیں ہوتا اور نہ ان فوائد سے وہ لذت یاب ہوتے ہیں۔ پس جب ذاتی طور پر ایک چیز کے اندر جو افادیت خدا نے رکھی ہے اس کا علم ہو جائے، اس کا حقیقی عرفان ہو جائے اور اس افادیت سے آپ خود فائدہ اٹھائیں تو توجہ بکھیرنے والے عوامل از خود چھوڑ جاتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ پس یہ طریق کار ہے جس کے ذریعے توجہ کو مبذول کرنا ضروری ہے۔

اول جیسا کہ میں نے بیان کیا کوشش کریں۔ کوشش سے بھی کسی حد تک یہ مسئلہ ہوتا رہتا ہے لیکن اس بات کی کیوں نہ کوشش کریں کہ مصنوعی کوشش کی ضرورت نہ پڑے۔ از خود دل ایک طرف سے تعلق توڑ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے۔ یہ وہ دوسرا پہلو ہے جسے انبیاء اختیار کیا کرتے ہیں۔ اور انبیاء کی متابعت میں ان کے خالص وفادار غلام اختیار کرتے ہیں۔ **یعنی نماز میں پہلے اپنے دل اٹکاتے ہیں اور نماز میں دل کا اٹکنا خدا سے دل اٹکنے کا دوسرا نام ہے۔** خدا کی ذات، اس کی اعلیٰ صفات پر اگر غور کیا جائے اور اپنے بچوں کو بھی اس غور کے نتائج سے آگاہ کریں یعنی اپنے غور کے نتیجوں سے اپنے بچوں کو بھی ساتھ ساتھ واقف کرایا کریں، ان کو علم ہو کہ اللہ کی ذات میں وہ کون سی ایسی باتیں ہیں جو از خود فطرت کو کھینچنے والی ہیں۔ اگر ان کو علم ہو جائے، اگر یہ سفر کی دوسری منزل جیسا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے طے فرمائی تھی آپ بھی طے کرنے لگیں تو ایک بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ نماز شروع ہوتے ہی وہ تمام باتیں جو ہم نماز میں کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی ذات میں ایک بے مثل قیمتی موتی کی طرح ہے جس کے علم کے ساتھ ہی آپ کی لازماً توجہ اس کی طرف ہو جائے گی۔ اگر آپ کے پاس مختلف کنکر پتھر پڑے ہوں اور آپ کو پتہ نہ ہو کہ ان میں سے موتی کون سا ہے تو آپ پتھر کنکروں پر وہی نظر ڈالیں گے جو پتھر کنکروں پر ڈالی جاتی ہے اور ہرگز آپ کو کوئی دلچسپی اس میں نہیں ہو سکتی۔ ان پتھر کنکروں سے نظر ہٹ کر اپنی جیب کے چند پیسوں کی طرف جا سکتی ہے جو چند پیسے ہیں مگر جن کو آپ پتھر کنکر دیکھ رہے ہیں ان سے بہرحال بہتر ہیں۔ لیکن اگر ان میں اچانک وہ موتی دکھائی دینے لگیں جو اپنی چمک دمک میں بے مثل ہوں تو جیب میں خواہ سونے کی ڈلیاں بھی پڑی ہوں تب بھی آپ اس قیمتی موتی کی طرف دوڑیں گے اور اسی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں گے، اسے اپنانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مسیح موعود(۔) نے بھی اپنی تشریحات میں ایسے قیمتی معارف کو جواہر کے طور پر پیش کیا ہے، موتیوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ چمکتے ہوئے موتی ہیں جو اپنی طرف توجہ کو کھینچ رہے ہیں۔ پس اس پہلو سے جیسا کہ میں نے عرض کیا اگر آپ نماز کے الفاظ پر غور کرنا شروع کریں تو غور کے بعد وہ الفاظ جو سرسری الفاظ تھے جیسے کنکر پتھر ہوں ان الفاظ کی ہیئت بدلنے لگے گی۔ ان پر غور کے نتیجے میں آپ کو حیرت انگیز معارف نصیب ہوں گے اور وہ معارف ان کی اہمیت آپ کے دل میں بڑھائیں گے، یہاں تک کہ جب ان معارف کو ذہن نشین کر کے آپ پھر وہ الفاظ دہرایا کریں گے تو اس کے مقابل پر دوسرے خیالات آپ کی توجہ پھیرنے کی اہلیت چھوڑ دیں گے، ان میں طاقت ہی نہیں ہوگی کہ ان معارف کے مقابل پر آپ کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکیں۔ یہ وہ علم کے حصول کا مرحلہ ہے جس کی طرف جماعت کو خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے اور اس توجہ میں نماز سے متعلق جتنی بھی احادیث نبوی ہیں ان پر غور و خوض شروع کریں اور سرسری نظر سے ان کو نہ پڑھا کریں بلکہ غور سے دیکھا کریں کہ کیا مراد ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے دوران بھی میرا دل نماز ہی میں اٹکا رہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے اتنا لطف آیا کہ دو نمازوں کے درمیان اسی لطف میں دل محو رہا اور اگلی نماز نے پھر آپ کو بڑے زور سے کھینچا۔ یہ ایسی کیفیت ہے جیسے آپ کو دو کھانے نصیب ہوں یعنی دوپہر کا اور رات کا اور دونوں بہت ہی بڑے مزے کے ہوں۔ پہلا کھانا کھا کر اگر یقین ہو کہ ویسا ہی لطف دوبارہ آنا ہے تو ایک رنگ میں توجہ دوسرے کھانے کی طرف بھی مبذول رہتی ہے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے دماغ میں یہ خیال آتا رہتا ہے، مزے مزے کا خیال کہ جب ہم فارغ ہوں گے تو پھر ایک دفعہ کھائیں گے اور جو دل کا اٹکنا ہے وہ دنیا کے کاموں کو یہ توفیق نہیں دیتا کہ اس سے توجہ کلیتہً پھیر سکیں۔ آپ دنیا کمانے میں مصروف ہوں گے آپ کئی قسم کے مشاغل میں مصروف ہوں گے لیکن وہ لذت جو پہلے آئی تھی یعنی پہلی دفعہ کھانا کھانے کی اگر علم ہو کہ سب باتوں سے تھک کر جب میں واپس گھر لوٹوں گا پھر وہی لذت مجھے دوبارہ نصیب ہوگی تو دل اس میں اس طرح اٹکے گا کہ دنیا کے مشاغل اور کام آپ کو اپنی طرف اس طرح نہیں کھینچ سکتے کہ اپنا کھانا پینا بھول جائیں۔ بعض دفعہ انسان کھانا پینا بھی بھولتا ہے مگر اس کے محرکات اور ہیں۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی غالباً روشنی ڈال چکا ہوں لیکن اس وقت میں اس خطبے میں ان کو نہیں لینا چاہتا۔ وہ اپنی ذات میں ایسی اہمیت اختیار کر جایا کرتے ہیں کہ وہ محرکات پھر انسان کی بنیادی ضرورتوں میں بھی حائل ہو جاتے ہیں لیکن ان باتوں کو سردست چھوڑ دیجئے، اس بات کی طرف واپس آئیں کہ **اگر آپ نے نماز میں دل اٹکانا ہے تو نماز میں لذت یابی ضروری ہے۔**

اس سلسلے میں یہ معلومات میں آپ کو مہیا کرتا ہوں کہ پچھلے چند اسباق سے میں نے اردو کلاس میں نماز سے متعلق یہ گفتگو شروع کی ہے اور ان کو اس طرح سمجھا رہا ہوں جیسے میں شروع سے ہی مختلف وقتوں میں اپنے بچوں کو سمجھانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ ان کو نماز کی اہمیت کے متعلق سمجھا رہا ہوں لیکن اگر آپ اس اردو کلاس کا مشاہدہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ بچے اس سمجھانے کے نتیجے میں اکتائے نہیں بلکہ اور بھی زیادہ توجہ سے وہ اردو کلاس میں دلچسپی لینے لگے ہیں یعنی جو باتیں میں ان کو سمجھاتا ہوں، جس طریق پر ان کو سمجھاتا ہوں وہ ایسی ہیں کہ کہانیوں سے زیادہ ان کے لئے دلچسپ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا عرفان اور آنحضرت ﷺ نے جس طرح نماز پڑھنے کے سلیقے ہمیں سکھائے ہیں وہ جاننے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نتیجے میں بسا اوقات میری نظر پڑتی ہے تو ان کے چہرے دمک رہے ہوتے ہیں' خوشی کے ساتھ اور ذاتی تعلق کے نتیجے میں ایسے کھلکھلا اٹھتے ہیں کہ مجھے اس سے تسکین ملتی ہے کہ ان بچوں کو دونوں باتیں بیک وقت میسر ہیں' اردو کلاس کی دلچسپی بھی اور نماز کا عرفان بھی ساتھ ساتھ نصیب ہو رہا ہے۔ یہ کلاسیں ابھی کچھ عرصہ اسی طریقے پر چلیں گی کیونکہ میری عادت ہے کہ ان اسباق میں میں اردگرد کی باتیں بھی ساتھ ساتھ بتاتا چلتا ہوں تاکہ نماز کے گرد عرفان الٰہی کے لئے جو دنیا کا مال ہے وہ بھی ساتھ قائم ہو کر اسی طرح آگے بڑھے اور بچوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ کوئی ہمیں ایسا لیکچر دے رہا ہے جس کو ہماری طبیعت قبول نہیں کرتی۔ اور چونکہ اردو بھی سکھانی ہے اس لئے نماز کے تعلق میں جہاں بھی موقع ہاتھ آتا ہے بعض اردو محاوروں کی تشریح میں میں بظاہر توجہ دوسری طرف پھیر دیتا ہوں لیکن وہ محاورے اگر ان کو سمجھ نہ آئیں تو نماز کا عرفان بھی ساتھ نہیں آئے گا۔ پس یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اس طرح اٹک گئی ہیں کہ ایک آگے بڑھتی ہے تو دوسری بھی آگے بڑھتی ہے اور دیکھنے والا بعض دفعہ محسوس بھی نہیں کرے گا کہ نماز سکھائی جارہی ہے کیونکہ اس کے بعض حصے' اردو کلاس' نماز سے ہٹ کر لفظوں کے معانی' ان کی تشریحات اور قانون قدرت کے متعلق بعض ایسی باتیں بتانے میں صرف ہو جاتے ہیں کہ وقتی طور پر انسان سمجھتا ہے کہ میں اصل مضمون سے ہٹ گیا ہوں۔ جب پھر میں واپس آتا ہوں اس وہ سمجھتے ہیں کہ اصل سے ہٹے بغیر جو اردو کلاس کے اپنے تقاضے تھے وہ بھی پورے ہو رہے ہیں۔ پس آپ کی ان دلچسپیوں میں کمی نہیں آئے گی جن دلچسپیوں کی وجہ سے آپ پہلے اردو کلاس دیکھا کرتے تھے۔ وہ دلچسپیاں اپنی جگہ قائم رہیں گی۔ انشاء اللہ ان میں ذرہ بھر فرق نہیں آئے گا۔ اور جو میں نے ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ یہ اردو مائدہ کلاس ہے اس میں دسترخوان بھی بچھتا ہے اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں بھی ملتی ہیں وہ سلسلے بند نہیں ہوں گے۔ وہ نماز کے ساتھ ساتھ جیسے روحانی غذا نصیب ہو رہی ہو گی کچھ جسمانی غذا بھی ساتھ ساتھ جاری رہے گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ خطبات میں جن تفصیلات کو میں بیان نہ کروں اور جن کو مستقل بیان کرنا مشکل ہے اس لئے کہ میں اس سے پہلے یہ باتیں بیان کر بھی چکا ہوں' بعض دفعہ درسوں میں بیان کر چکا ہوں اور اس مضمون کو اب مسلسل آگے نہیں بڑھایا جا سکتا تو یہ جو کمزوری پیدا ہوئی ہے کہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ' مسلسل نماز کا ذکر نہیں کیا جا سکتا اس کا ایک ازالہ ہے جو اردو کلاس میں کیا جارہا ہے۔ اس لئے آپ لوگ اب اس کو بھی نماز کے اسباق کا حصہ سمجھیں اور آئندہ جب دیکھیں تو اس خیال سے دیکھیں کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہو گا اور نماز کی حقیقت کئی طریق پر پہلو بدل بدل کر آپ کے سامنے پیش کی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ نماز کے آغاز سے لے کر بالآخر السلام علیکم تک جو مضامین اس میں مخفی ہیں' جن کا علم آپ کے لئے ضروری ہے' جن کے علم میں آپ کو دلچسپی رہے گی اور دلچسپی مسلسل آگے بڑھتی چلی جائے گی' وہ معاملہ اب اردو کلاس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ نہ دلچسپی میں کمی آئے گی' نہ ان اہم امور کا علم حاصل کرنے میں آپ کو کوئی کمی محسوس ہو گی۔ اس خطبہ جمعہ میں اس تفصیل کو میں نے اس لئے کھول دیا ہے تاکہ اب جو باتیں میں آپ کے سامنے تفصیل سے نہیں رکھوں گا آپ یہ نہ سمجھیں کہ انہیں نظرانداز کر دیا گیا ہے۔

نماز میں دلچسپی کے لئے یہ مرکزی بات ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ **نماز کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ عرفان ہے جو دنیا سے آپ کی توجہ پھیر سکتا ہے اور نماز کی طرف مبذول کرا سکتا ہے۔** کیونکہ عرفان اپنی نوعیت میں ایسی طاقت ہے جس کا دنیا کی طاقتیں مقابلہ نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ فطرت کے مطابق ہے۔ جس چیز کا آپ کو حقیقی عرفان نصیب ہو کہ اس میں میری ذات کے لئے فائدہ ہے' میری روح کے لئے لذت ہے وہ حقیقی عرفان خود اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ آپ اپنی توجہ اسی طرف رکھیں۔ یہ کہنا آسان ہے مگر یہ کرنا اس لئے مشکل ہے کہ بعض دفعہ دو دھارے بیک وقت بہتے ہیں اور ہر ایک کے تقاضے اپنے اپنے رہتے ہیں۔ پہلے ہی دن سے انسان کامل عارف بندہ نہیں بن سکتا' بڑی لمبی محنتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ اردو کلاس سن لیں یا چند خطبے سن لیں تو اچانک آپ اپنے مقام کے آخری مرتبے تک پہنچ جائیں گے اور ساری توجہات نماز کی طرف پھر جائیں گی۔ اس خیال کو دل سے نکال دیں۔ لیکن جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں آپ کے لئے ممد ثابت ہوں گی' آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی اور آہستہ آہستہ آپ کی نماز کا مزاج بدلنا شروع ہو گا اور یہ بلند تر ہونے لگے گا اور آہستہ آہستہ آپ کو نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی مناجات کی توفیق ملے گی جو پہلے نہیں ملتی تھی اور لذت کے مقامات کچھ بڑھیں گے جو رفتہ رفتہ اور ایسے مقامات پیدا کرنا شروع کریں گے۔ یعنی بعض جگہ ایسے نقطے بن جائیں گے جن میں آپ کی دلچسپی ہمیشہ قائم رہے گی۔ وہ نقاط رفتہ رفتہ پھیلنے لگیں گے' وہ آپ کے دل کی سطح پر قبضہ کرنے لگیں گے۔ جوں جوں وہ آگے بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور آپ کے دل میں مزید اللہ تعالیٰ سے تعلق کے مقامات پیدا ہونے شروع ہوں گے آپ کی نماز کا عرفان بڑھتا چلا جائے گا اور بالآخر' اس میں جب میں بالآخر کہتا ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ **مضمون کا کوئی آخر نہیں مگر انسان کا ایک آخر ہے' بالآخر آپ اس صورت میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو سکتے ہیں کہ آپ کا سفر خدا کی طرف تھا اور خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف نہیں تھا۔ اگرچہ تمام تر سفر تو انسان کے لئے ممکن ہی نہیں کہ خدا کی ذات لامحدود ہے۔** مگر یہ ممکن ہے کہ رخ خدا کی طرف ہو اور اس رخ کے دوران چاہے آپ آہستہ چلیں' چاہے تیز چلیں مگر خدا کی جانب آپ اپنے آپ کو بڑھتا ہوا اور قریب ہوتا ہوا محسوس کرنے لگیں۔ لیکن عرفان کا درجہ کمال تو مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ جس عرفان کی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہوئے تھے اب تک اسی عرفان کی حالت میں ہیں یہ انتہائی جاہلانہ اور ہتک آمیز خیال ہے یہ آنحضرت ﷺ کی عزت افزائی نہیں' نہ خدا کی توحید کا حق ادا کرنے کے مترادف ہے۔ توحید باری تعالیٰ اور اس کا لامتناہی ہونا یہ تقاضا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے وصال کے وقت تک جو عرفان حاصل کیا تھا وہ عرفان ٹھہرے گا نہیں اور کبھی بھی نہیں ٹھہرے گا۔ وفات کے بعد خدا کی ذات میں آپ کا سفر جاری رہے گا اور آپ کے مرتبوں کی بلندی کی دعائیں جو ہمیں سکھائی گئی ہیں ہم کرتے رہیں گے اور یہ دعائیں اپنی ذات میں ضروری ہوں یا نہ ہوں آپ کے مرتبے ہر حال میں بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ پس یہی حال ہم عاجز بندوں کا ہے۔ ہم اپنے مرنے تک جس سفر کو اختیار کر سکتے ہیں وہ خدا کی طرف قریب ہونے کا سفر ہے' خدا کو پوری طرح پا لینے کا سفر ہے۔ جو ہمارے سفر کا منتہیٰ ہے وہ ایک ایسی ذات ہے جو ختم نہ ہونے والی ذات ہے' لامتناہی ذات ہے اور ایسی لامتناہی ذات ہے کہ انسانی ذہن عاجز آجاتا ہے لیکن اس کی کنہ کو سمجھ نہیں سکتا۔ یہ خیال دل سے نکال دیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی کنہ کو سمجھ سکتے ہیں (-) اس جیسی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ یعنی جو بھی مخلوقات ہیں وہ خالق کی پیدا کردہ ہونے کی وجہ سے خالق کا رنگ رکھتی ہیں مگر خود خالق نہیں۔ اس لئے مخلوق اور خالق میں ایک فرق ایسا رہے گا جسے مخلوق سمجھ نہیں سکتی کیونکہ اس نے جو بھی دیکھی ہے مخلوق دیکھی ہے اپنے جیسے دیکھے ہیں اور اپنی مخلوق کے اندر خالق کوئی نہیں دیکھا اور خالق اس سے مخفی رہتا ہے جس طرح ہر آرٹ سے اس کا آرٹسٹ مخفی رہتا ہے۔ بڑی سے بڑی تصویر اٹھا کر دیکھ لیں جو دنیا میں بہت شہرت اختیار کر گئی ہو اس تصویر کو اگر شعور بھی ہو تو وہ جس دماغ نے اس کو جنم دیا' جس نے پیدا کیا' جن ہاتھوں نے وہ عکاسی کی وہ اس کو نہیں سمجھ سکتے وہ اور چیز ہیں۔ مخلوق اور ہے اور خالق اور ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ فلسفیوں نے بہت زور مارے لیکن خدا تعالیٰ کی کنہ کو نہ پا سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض قدیم چوٹی کے فلسفی اس مسئلے کو سمجھ گئے کہ خدا کی ذات کا سمجھنا مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اس پہلو سے اس کی ذات الگ رہے گی۔ مگر وہ صفات جو تخلیق میں جلوہ گر ہو چکی ہیں ان کو سمجھنا ہمارے لئے ممکن ہے اور انہی صفات کو سمجھنے کے حوالے سے ہمارا سفر آگے بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ وہ مخفی در مخفی ذات اپنے بعض اور جلوے دکھائے اور ان جلووں میں ہمارا سفر اس کی طرف پھر ہمیشہ آگے بڑھنے لگے۔

یہ دنیا اور آخرت کا سفر ہے جسے ہم نے اختیار کرنا ہے مگر اگر باشعور طور پر اس سفر کے حقائق کو سمجھتے ہوئے اس دنیا میں ہم اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا آغاز نہ کریں تو آخرت میں بھی یہ سفر نصیب نہیں ہوگا۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ پس اس حقیقت کی طرف آنکھیں کھولنے کے لئے' ساری جماعت کی آنکھیں کھولنے کے لئے میں بار بار نماز کی اہمیت کی طرف آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ ان معنوں میں نماز کو سمجھیں اور اپنے گھروں میں' اپنے بچوں میں' اپنی بیویوں کو نماز سمجھائیں اور وہ آگے پھر آئندہ نسلوں کو سمجھائیں۔ **اگر نماز کا مضمون جماعت پر روشن ہو کر ان کے وجود کا حصہ بن جائے تو پھر اطمینان سے جان دے سکتے ہیں** یہ سوچتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ دور تک آئندہ نسلوں کو خدا کی راہ پہ ڈال چکے ہیں۔ شیطان انہیں ورغلاتا رہے گا اور ورغلانے کی کوشش کرتا رہے گا' آپ کو بھی ورغلاتا رہے گا' آپ کو بھی ورغلانے کی کوشش کرتا رہے گا مگر ہمت اور کوشش سے اپنی نماز کو کھڑا کرتے چلے جانا ہے۔ یہ کھڑا کرتے چلے جانا وہ توفیق ہے جو ہمیں نصیب ہے۔ پوری طرح کھڑا کر دینا ہمیں توفیق نہیں۔ اس لئے اس کا آخری پہلو دعا پر ٹوٹتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ان ساری کوششوں میں دعا کرنا جو نماز کے دوران ہی نہ ہو بلکہ نماز کے بعد کے حصوں پر بھی حاوی ہو یہ بنیادی حقیقت ہے جس سے روگردانی ہمیں ان معارف کو حاصل کرنے میں روک بن جائے گی۔ دعا سے روگردانی کسی حالت میں نہیں کرنی۔ دعائیں کریں۔ اپنی ذات کے لئے بالارادہ دعائیں کریں اور روزانہ دعائیں کریں۔ اگر آپ دعائیں نہیں کریں گے تو آپ کو نماز کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہوگی۔ دعاؤں کے ذریعے اس توجہ کو نمایاں کریں اور جوں جوں آپ کی دعا مقبول ہوگی' دل سے اٹھتے ہوئے آپ کے دل پر ایک اثر چھوڑتی چلی جائے گی جو اس کے اٹھنے کا ایک نقش ہے۔ جس طرح سمندر سے ہوائیں اٹھتی ہیں ان میں بجلی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اٹھتی ہیں تو پیچھے رہنے والے پانی میں بھی بجلی پیدا کر دیتی ہیں اور یہ قانون قدرت ہے جو ہمارا حوصلہ بڑھاتا ہے۔

پس در حقیقت دعا ایک بہت گہرا مضمون ہے۔ اس کی مقبولیت کے متعلق اس وقت تفصیل میں جانے کا وقت نہیں مگر ایک بات میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ دعا جو دل سے اٹھے وہ اٹھتے ہوئے اپنی مقبولیت کا ایک نشان پیچھے چھوڑ جاتی ہے اور وہ نشان آپ کی امانت ہے۔ وہ نشان آپ کے حوصلے بڑھانے والا ہے۔ وہ نشان آپ کا یقین بڑھانے والا ہے کہ آپ نے دعا مانگی تھی اخلاص سے مانگی تھی اور اس کا ایک نیک اثر آپ کے دل پر قائم ہو چکا ہے۔ پس اس طرح کی دعائیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے آپ کی دنیا بھی سنوار دیں گی اور آپ کی عاقبت بھی سنوار دیں گی **دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر پہلو سے ہماری نمازیں خالصتہً للہ ہو جائیں' اسی کے لئے وقف رہیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اپنے اسی نیک راہ پر قائم رکھے۔**

اس ضمن میں جو دوسری احادیث میں نے چنی تھیں ان کو پڑھنے کا زیادہ وقت تو نہیں رہا لیکن ایک روزمرہ کی ایسی عام حقیقت ہے جو ہمارے سامنے رہنی چاہئے کہ بعض دفعہ قلبی توجہات کے سوا جسمانی توجہات بھی نماز میں مخل ہو جاتی ہیں یا جسمانی حوائج بھی نماز میں مخل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف بھی متوجہ فرمایا ہے۔ مثلاً ایک یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہؓ نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چن لیا جائے تو نماز شروع کرنا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔

جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چن لیا جائے' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت اس کو اہمیت دو اور نماز کو چھوڑ دو۔ یہ نصیحت ہے کہ ایسے وقت میں دسترخوان نہ بچھایا کرو جو نماز کا وقت ہوا کرتا ہے ورنہ آدھی توجہ تمہاری دسترخوان پر رہے گی اور آدھی نماز کی طرف رہے گی۔ تو بعض لوگ اس کا مطلب اور لے لیتے ہیں کہ نہیں نہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ آرام سے کھانا کھاؤ نماز دیکھی جائے گی۔ ہرگز آنحضرت ﷺ کا یہ حکم نہیں ہے۔ یہ حوائج ضروریہ ہیں جو اگر ایسے وقت میں آئیں کہ نماز کا وقت ہو تو لازماً دخل انداز ہوں گی۔ جو ہمارے بس میں ہے وہ تو اختیار کریں اور اگلی بات رسول اللہ ﷺ نے وہ فرمائی ہے جو ہمارے بس میں نہیں اور اس پہلی مثال پر مزید روشنی ڈالتی ہے۔ اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت اسے روک رہی ہو تو بھی نماز پڑھنا بے معنی ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ یہ جو حاجات ہیں یہ از خود اٹھتی ہیں اور انسان کا نفس اسے بتا دیتا ہے کہ جب تک ان سے فارغ نہ ہوں میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو اتنا حصہ ایک مجبوری کے تحت ہے کیونکہ ان حاجات کا پیدا ہونا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اگر اس وقت ان حاجات سے فارغ ہوئے بغیر نماز کی طرف جائے گا تو اس کی نماز بے معنی ہو جائے گی' توجہ نماز میں قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ تو آنحضرت ﷺ نے دو باتوں کو آپس میں عجیب طریق سے باندھا ہے۔ ایک کھانا اور ایک اس کھانے کا انجام۔ جو انجام ہے وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے اس میں تو کوشش کرنی چاہئے جلد سے جلد اس سے فارغ ہو اور پھر نماز کی طرف جاؤ۔ لیکن جو آغاز ہے' جو وہ انجام پیدا کرتا ہے وہ ہمارے بس میں ہے۔ **پس ایسے وقت میں کھانوں کے اوقات نہ رکھو جو نماز سے ٹکرائیں۔ اور عادت ڈالو اور بچوں میں بھی یہ عادت پختہ کرنے کی کوشش کرو کہ ان کے کھانے پینے کی عادات نماز سے ٹکرانے والی نہ ہوں۔** اس طریق پر انشاء اللہ تعالیٰ وہ ظاہری محرکات جو نماز میں مخل ہوتے ہیں ان سے بھی آپ چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 10- اگست 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز ورکشاپ۔
1-15 رات- درس القرآن۔
2-45 رات- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی۔
3-05 رات- چینی زبان سیکھئے۔
3-35 رات- ڈاکومنٹری از سید قمر سلیمان صاحب۔
4-35 صبح- چلڈرنز ورکشاپ۔
5-10 صبح- لقاء مع العرب۔
6-15 صبح- تقریر از راشد سیویج جلسہ سالانہ

1998ء-
6-35 صبح- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی۔
7-00 صبح- اردو کلاس۔
8-05 صبح- چینی زبان سیکھئے۔
8-50 صبح- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-45 صبح- چلڈرنز ورک شاپ۔
11-25 دوپہر- درس القران حضرت صاحب
12-55 دوپہر- لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر- اردو کلاس۔
3-05 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

سمیع سنٹر
بادامی باغ - لاہور
شیل پاکستان لمیٹڈ
Shell
ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل - کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل - انجن آئل - گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل
پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لبریکنٹس دستیاب ہیں۔
فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725481 - 202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریلی۔

3-25 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ یوسف سہیل شوق صاحب۔

4-35 سہ پہر۔ نارو یجیئن زبان سیکھیے۔

7-05 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس۔

8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔

10-30 رات۔ اردو کلاس۔

منگل 11۔ اگست 1998ء

12-35 رات۔ روحانی خزائن۔

1-50 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔

2-55 رات۔ نارو یجیئن زبان سیکھیے۔

3-25 رات۔ تقریر از چوہدری شبیر احمد صاحب۔

4-45 صبح۔ حضرت صاحب کی چلڈرنز کلاس۔

5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔

6-20 صبح۔ سپورٹس ریلی خدام الاحمدیہ۔

6-40 صبح۔ تقریر از یوسف سہیل شوق صاحب۔

7-25 صبح۔ اردو کلاس۔

8-25 صبح۔ نارو یجیئن زبان سیکھیے۔

10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

11-15 صبح۔ پشتو پروگرام۔

12-25 دوپہر۔ روحانی خزائن۔

1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔

3-20 دوپہر۔ طبی معاملات۔

4-20 سہ پہر۔ فرنچ زبان سیکھیے۔

7-00 شام۔ ترجمۃ القرآن کلاس

10-30 رات۔ اردو کلاس۔

بدھ 12۔ اگست 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز یسرنا القرآن کلاس۔

12-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔

1-20 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات

1-55 رات۔ ترجمۃ القرآن۔

3-00 رات۔ فرنچ زبان سیکھیے۔

3-35 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ صنعتی نمائش۔

4-45 صبح۔ یسرنا القرآن کلاس۔

5-10 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔

5-35 صبح۔ لقاء مع العرب۔

6-35 صبح۔ ربوہ میں طبی سہولیات۔

7-05 صبح۔ اردو کلاس۔

8-05 صبح۔ فرنچ زبان سیکھیے۔

8-35 صبح۔ ترجمۃ القرآن حضرت صاحب کے ساتھ۔

10-50 صبح۔ چلڈرنز یسرنا القرآن کلاس۔

11-10 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔

11-35 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔

12-10 دوپہر۔ ہماری کائنات۔

12-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

1-45 دوپہر۔ اردو کلاس۔

4-35 سہ پہر۔ ترکی زبان سیکھیے۔

7-05 شام۔ ترجمۃ القران کلاس۔

8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔

10-30 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 13۔ اگست 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

1-05 رات۔ مشاعرہ۔

2-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔

3-05 رات۔ ترکی زبان سیکھیے۔

4-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

5-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔

7-10 صبح۔ اردو کلاس

8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب ساتھ ملاقات۔

11-20 دوپہر۔ خطبہ جمعہ۔ سندھی میں۔ از حضرت صاحب۔

12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح مشاعرہ۔

1-30 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

2-30 دوپہر۔ اردو کلاس۔

3-30 دوپہر۔ تاریخ احمدیت۔

4-40 سہ پہر۔ عربی زبان سیکھیے۔

7-05 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس۔

8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔

9-30 رات۔ سویڈن کے شہر گوتن برگ پر ایک فلم۔

10-30 رات۔ اردو کلاس۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ: 1958ء
تریاق اٹھرلہ
60 گولی -/25
120 گولی -/50
600 گولی -/250
نورِ نظر
(اولاد نرینہ کیلئے)
مرض اٹھرا اور ہر قسم کے علاج کیلئے
کورس کستوری والا -/1100
کورس قلب الحجر والا -/200
زدہ جام عشق خاص
اکسیر الرجال
حب مقوی کبیر
امساکین
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
211538

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری اور الرّحیم نیو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8- اگست گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
10- اگست- غروب آفتاب 7-00
11- اگست- طلوع آفتاب 5-28

عالمی خبریں

کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانے بموں سے اڑا دیئے گئے۔ دونوں ممالک کے دارالحکومتوں میں امریکی سفارت خانوں اور ملحقہ عمارتوں میں دھماکوں کا وقفہ 5 منٹ تھا۔ 100- افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں 7- امریکی بھی شامل ہیں۔ امریکی سفیر سمیت ایک ہزار افراد زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں کاریں تباہ ہو گئیں۔ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں کار بم سے دھماکہ کیا گیا۔ کینیا کے دارالحکومت نیروبی میں دھماکہ بہت بڑے بم کا معلوم ہوتا تھا۔ عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ سارا علاقہ میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ امریکیوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت کر دی گئی۔ امدادی سرگرمیوں کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے۔ بم دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی اور ہر طرف افراتفری پھیل گئی۔

صدر کلنٹن کے خلاف سیکس سکینڈل کی مرکزی کردار مونیکا لیونسکی نے اعتراف کیا ہے کہ ایک درجن سے زائد مرتبہ کلنٹن سے "ملاقات" رہی۔ نو گھنٹے طویل بیان دیتے ہوئے مونیکا عدالت میں رو پڑی۔ اس نے کہا کہ کلنٹن نے مجھے جھوٹ بولنے کا نہیں کہا تھا۔ مونیکا کی ترجمان نے کہا کہ ہر سوال کا جواب دیانتداری اور سچائی سے دیا۔ اب 17- اگست کو وائٹ ہاؤس سے کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے صدر بیان دیں گے جس سے 4 سالہ تفتیش ختم ہو جائے گی جس پر اب تک 4 کروڑ ڈالر سے زائد خرچ ہو چکے ہیں۔

اسرائیل ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری بند کرنے پر رضامند ہو گیا۔ تاہم اس نے امریکی ضمانت کی شرط رکھ دی ہے۔ اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ امریکہ ضمانت دے کہ معائنہ کے لئے انسپکٹر نہیں بھجوائے جائیں گے۔

ترکی فوج سے مزید 25 اسلام پسند افسر نکالنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ سربیا منصوبہ کے تحت مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ کسووو میں قتل و غارت گری اور تشدد کی کارروائیاں بند کی جائیں۔ مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔

سلامتی کونسل نے عدم تعاون کے عراقی فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ عراق کے بارے میں اپنی پالیسی تبدیل نہیں کرے گی۔

ملکی خبریں

جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف تاجروں کی ہڑتال جزوی طور پر کامیاب رہی لاہور سمیت کئی شہروں میں آدھی مارکیٹیں کھلی اور آدھی بند رہیں۔ لاہور میں جو مارکیٹیں بند رہیں ان میں برانڈرتھ روڈ' سرکلر روڈ' میکلوڈ روڈ' اکبری منڈی بند رہی جبکہ انارکلی' اردو بازار' مال روڈ اور شاہ عالم مارکیٹ کھلی رہی۔ راولپنڈی' گوجرانوالہ' سیالکوٹ میں جزوی ہڑتال رہی۔ اوکاڑہ' ساہیوال میں ہڑتال ناکام رہی۔ تاجروں کی اکثریت ابہام کا شکار رہی۔ کراچی میں بھی ہڑتال ناکام رہی۔

جیولرز نے 22 ویں روز بھی ہڑتال جاری رکھی۔ فیصل چوک لاہور میں دھرنا دیا۔ جیولرز نے کہا ہے کہ مذاکرات میں ہمارا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہوا۔ نہ کوئی مطالبہ تسلیم کیا گیا۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے نواز شریف کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان میں علیحدہ علیحدہ اتحاد بنانا نواز شریف کے خلاف ہماری حکمت عملی ہے۔ لیکن ہم نے سندھو دیش کا نعرہ نہیں لگایا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی عدالتیں غیرجانبدار رہیں لیکن جن ججوں کے بارے میں عوام میں ایک خاص تاثر ہے انہیں میرے خلاف کیسوں میں نہیں بیٹھنا چاہئے۔

نواز شریف معافی مانگ کر استعفیٰ دے دیں یا ان ہاؤس تبدیلی لائے جائے ورنہ یہاں بھی سہارتو جیسی انارکی پیدا ہو گی یہ بات محترمہ بینظیر بھٹو نے لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ گلاب کو جس نام سے بھی پکارو گلاب ہی رہتا ہے۔ نواز شریف کو جس نام سے بھی پکارو جیکال ہی رہیں گے۔ انہیں بینظیر فوبیا ہو گیا ہے۔

کنٹرول لائن پر کیرن اور اڑی سیکٹر میں پاک بھارت افواج میں جھڑپیں جاری رہیں۔ بھارتی فوج کی پاکستانی دیہات پر گولہ باری کے جواب میں پاک فوج نے کارروائی کی۔

پاکستان نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کنٹرول لائن پر خطرناک کھیل بند کر دے۔

گلگت سے راولپنڈی جانے والی ایک بس گہری کھائی میں گرنے سے 17- فوجیوں سمیت 37- جاں بحق ہو گئے۔ حادثہ بٹ گرام کے قریب پیش آیا۔ 11- افراد زخمی ہوئے۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے 1973ء کے آئین کی بحالی کے لئے مذاکرات کی پیشکش مسترد کر دی۔

سپریم کورٹ نے بھٹو خاندان کے حق میں حکم امتناعی کا فیصلہ ہائیکورٹ پر چھوڑ دیا۔ یہ پابندی سوئس حکومت سے بات چیت کرنے کے بارے میں حکومت پر عائد ہو گی۔

وزیراعظم کے مشیر خزانہ حفیظ پاشا نے کہا ہے کہ جنرل سیلز ٹیکس کسی صورت میں واپس نہیں لیا جائے گا۔ حکومت زرعی ٹیکس کے نفاذ پر بھی اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ روپے کی قیمت میں کمی نہیں کی جائے گی۔ مسلم ممالک کی امداد کے باوجود ساڑھے تین ارب ڈالر کے خسارے کا سامنا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

ضروری اطلاع
ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ آف ربوہ
ہر ماہ تیسرے جمعہ سے لیکر چوتھے جمعہ تک اسلام آباد موجود ہوں گی۔ اس دوران ان سے ہفتہ سے جمعرات تک صبح 9 بجے سے ½11 اور شام 5 بجے سے ½7 بجے تک استفادہ کیا جا سکتا ہے
پتہ:
332 - سوان روڈ
جی - 10 - 1
اسلام آباد 282564
ملک منیر احمد ربوہ حال اسلام آباد

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

احاطہ برائے فروخت
21 مرلے (643 گز) 2 کمرے تعمیر شدہ۔ برلب جی ٹی روڈ۔ فیس 65 فٹ۔ بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ۔ ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں۔ برائے رابطہ
ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلیفون نمبر 0596/511126

نئے و پرانے امراض کی بفضلِ خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور فون ۲۱۱۱۸۶
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
پریکٹیشنرز از ۱۹۳۷ء کوالیفائیڈ ہومیو پیتھ
فون یا خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

PIM's STUDIO
معیاری فوٹو گرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

MARSHALS CAR RENTALS & TOUR OPERATORS
ARE OFFERING LATEST MODEL CARS ON AFFORDABLE RATES WITH CHAUFFAUR/ SELF DRIVEN BASIS. ALSO BOOK YOUR SUMMER TOURS FOR KAGHON, NARAN, SWAT, GILGIT, AND SKARDU.
PLEASE CONTECT 042- 5839397- 858772, 0300-451310

اکسیرِ موٹاپا 40/-
ہمدردِ نسواں (حب اٹھرام) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجامِ عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیرِ شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659